بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقصد اور ضرورت (سوچنے کی باتیں)

''ہم نے اُن میں اُن کی معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تا کہ ایک دوسرے سے خدمت لے ،اور جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں تمہارے پروردگار کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے'' ۔(الزخرف ۔ ۳۲)

اللہ نے طے کیا ہوا ہے کہ میں نے ہر آدمی کو مال نہیں دینا،یعنی اللہ ہمیں کہہ رہا ہے کہ اے دنیا کی دوڑ لگانے والو! جو مجھ سے دنیا چاہتے ہیں، دنیا مانگتے ہیں اور اُسی کو مقصد بناتے ہیں تو وہ غور سے سن لیں کہ میں ہر ایک کو نہیں دیتا۔ یہ بنانے والے نے ہمیں خبر دی ہے۔ کہ تمہاری ہر خواہش پوری نہیں کروں گا،تمہاری ہر مرضی پوری نہیں ہوگی ،اور ہم نے پھر بھی دنیا کو مقصد بنالیا ہے۔آدمی کی طبیعت یہ ہے کہ مقصد کے نہ ملنے پر پریشان ہوتا ہے۔ضرورت کے نہ ملنے پر اتنا پریشان نہیں ہوتا۔جاب کرتے ہیں،کمائی مقصد ہے۔روٹی نہ ملے وقت پر،تھوڑی بہت پریشانی ہوتی ہے۔سواری خراب ہوگئی یا چھن گئی تھوڑی بہت پریشانی ہوتی ہے لیکن اگر جاب خطرے میں پڑ جائے ،تو دل و دماغ ہوا میں اُڑنے لگ جاتے ہیں، یہ کیا ہو گیا،مقصد پر زد پڑی ہے۔

سفر میں جا رہے ہیں راستے میں اُترے پانی پینے کیلئے مڑ کر دیکھا تو گاڑی چل پڑی،اب پانی پئیں گے یا گاڑی پر چڑھیں گے، وہ پانی چھوڑے گا،کوئی نہیں ضرورت ہے،گاڑی تو نہ نکلے،کیوں کے منزل پر پہنچنا مقصد ہے، پانی ضرورت ہے۔

ایک طالب علم ساری ساری رات اُٹھ کر پڑھتا ہے،اُسکو اِس پڑھنے کی تکلیف پر کوئی ذہنی پریشانی نہیں،جسمانی پریشانی ہے، ذہنی پریشانی کوئی نہیں۔لیکن جب وہ فیل ہو جاتا ہے تو اُس کے دل و دماغ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں،اندر سے بکھر جاتا ہے

حالانکہ اب جسمانی مشقت گھٹ گئی،چل بھئی سو جا،فیل ہو گیا ہے،سو تو جا۔نہیں! اُس کی نیند پہلے سے زیادہ اُڑ جاتی ہے،اُس کا سکون پہلے سے زیادہ غارت ہو جاتا ہے۔کیا ہوا؟ مقصد پر زد پڑی ہے۔ پہلے ضرورت پر زد پڑ رہی تھی،کوئی خاص پریشانی نہیں تھی۔سونا ضرورت تھی، آرام کرنا ضرورت تھی،لیکن اب مقصد پر زد پڑی ہے۔

ہم نے مقصد کا انتخاب غلط کر لیا، دنیا کو مقصد بنالیا،اُسکی چیزوں کو مقصد بنالیا۔جس کو اللہ نے ہمارا مقصد نہیں بنایا۔''اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے'' ۔(**الحدید**۔ ۲۰)''جو شخص دنیا کا خواہش مند ہو تو ہم اس میں سے جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں۔پھر اسکے لئے جہنم کو (ٹھکانا) مقرر کر رکھا ہے۔جس میں وہ نفرین سن کر اور (درگاہ خدا سے) راندہ ہو کر داخل ہوگا'' ۔(**بنی اسرائیل** ۔۱۸)اور یہ دنیا بھی اللہ نے ہر ایک کو نہیں دینی،جس کو نہیں ملتا وہ پریشان،جس کو نہیں حاصل ہوتا وہ پریشان،جس کو مل جاتا ہے وہ بھی پریشان ہے، کہ اُسے مزید کا حرص لگ جاتا ہے،جو کہ اُسکا حصہ نہیں۔یاد رکھیں!اس لائن کا چلنے والا ،اُسکو نہ کبھی منزل ملے گی،اُسے نہ کبھی راحت ملے گی۔

اسلام رہبانیت یا دنیا کو چھوڑ چھاڑ کر ویرانوں میں نکل جانے کا درس نہیں دیتا۔لیکن صرف ہر چیز کو اُسکی اصل جگہ پر رہنا چاہیئے۔ بات صرف یہ ہے کہ رزق اللہ کے ذمے ہے،''اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں،مگر اسکا رزق اللہ کے ذمے ہے،وہ جہاں رہتا ہے اُسے بھی جانتا ہے

اور جہاں سونپا جاتا ہے اُسے بھی، یہ سب کچھ کتاب روشن میں ہے''۔(**ھود۔٦**) ہم رزق کو اپنی ذمہ داری سمجھ بیٹھے ہیں، اب ایک سپاہی کہے کہ کمانڈر کی جگہ میرے فیصلے پر عمل ہونا چاہیئے، تو ایسا سوچ کے وہ صرف ٹینشن اور اپنی مشکلات میں اضافہ کرسکتا ہے، ہوگا تو وہی جو کمانڈر کا حکم ہوگا۔ سپاہی کا کام تو اپنے حصے کی ذمہ داری کو ایمانداری اور خوش اسلوبی سے انجام دینا ہے۔ یعنی رزق کو ایمانداری، خلوص نیت اور حلال طریقوں سے حاصل کی کوشش کرنا۔

ہمیں مقصد تو بتایا گیا تھا کہ ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسلیئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں'' (**الذاریات۔٥٦**) ''اور اپنے پروردگار کی عبادت کیئے جاؤ، یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت آجائے''۔(**الحجر۔٩٩**) تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کو دیا ہے بطور ضرورت کے اور آخرت کو دیا ہے بطور مقصد کے۔ ہم دنیا میں مسافر ہیں، مسافر کو نہ نظاروں سے کوئی زیادہ دلچسپی ہوتی ہے، نہ ریگزاروں سے کوئی زیادہ وحشت ہوتی ہے، ہم آخرت کے راہی ہیں، نہ کہ یہاں کے نظاروں میں جی لگنا ہے، کوشش کریں کہ زندگی اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے گذرے۔ ''اور جو چیز تم کو دی گئی ہے، وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ اور اسکی زینت ہے، اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے، کیا تم سمجھتے نہیں؟''۔(**القصص۔٦٠**)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلیئے ای میل کریں :- **subscribe@islamic-portal.net**

قرآن واحادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك اللّٰه

www.islamic-portal.net